Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

پیر ۔ سوموار

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۷ امان ۱۳۵۹ ہش ۱۷ مارچ ۱۹۸۰ء | نمبر ۶۳

اخبارِ احمدیہ

٭ ربوہ ۱۶ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آپ کے مقاصد دینیہ میں لا انتہاء برکات نازل فرمائے اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

٭ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں اضافے اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو جلد از جلد کامل صحت یابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

احبابِ جماعت کی توجہ کے لئے

"نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام" کے لئے جو ایم ایس سی پاس احباب اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس و فوٹو جلد بھجوا دیں۔ اور ۲۴ مارچ ۱۹۸۰ء کو صبح نو بجے دفتر نصرت جہاں میں انٹرویو کے لئے حاضر ہوں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ترسیل کے ساتھ تفصیل چندہ جات ضرور بھجوائی جائے

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ربوہ

اس ٹورنامنٹ میں مندرجہ ذیل مقابلے ہوں گے۔

٭ دوڑ ۶۰۰ گز ۔ نیزہ بازی انفرادی و اجتماعی ۔ شتری چال ۔ دلکی چال ۔ اونچی چھلانگ ۔ کراس کنٹری ریس

(ناظم اشاعت)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو

اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ

"اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے اور اس طرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سید و مولیٰ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسی کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ اور ان دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا کچھ عروج تھا اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنِ جان ہو گئے تھے۔ پھر کیا چیز تھی جس نے انجام کار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح و ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی سو بھائیو اسی پر قدم مارو اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لو گے کہ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا۔ اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو تم اس کی جماعت ہو جس کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا۔ وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔ اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دو رنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو۔ مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو جائے۔ حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اسی کے ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔"

(راز حقیقت صفحہ ۳ تا ۵)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ ربیع الثانی — ۱۴۰۰ھ

۱۷ امان — ۱۳۵۹ ہش

۱۷ مارچ — ۱۹۸۰ء

مشکلات و مصائب سے نجات کی راہ

دنیا مشکلات و مصائب کا گھر ہے۔ زندگی بعینہٖ اُس طرح نہیں گزرتی جس طرح انسان چاہتا ہے۔ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اُسے مشکلات و مصائب نیز دکھوں اور تکالیف سے واسطہ نہ پڑے اور کبھی ناکامیوں کا منہ نہ دیکھنا پڑے لیکن اس خواہش اور کوشش کے باوجود انسان کو راحت کے ساتھ ساتھ مشکلات و مصائب، قسم ہا قسم کی تکالیف سے بھی ضرور واسطہ پڑتا ہے اور کامیابیوں کے پہلو بہ پہلو بعض ناکامیوں سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس دنیا کی زندگی رنج و راحت اور کامیابی و ناکامی سے عبارت ہے۔ نہ زمانہ کبھی ایک حالت پر رہتا ہے اور نہ زندگی کبھی ایک حال میں گزرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مشکلات و مصائب نیز ناکامیوں اور ان کے بُرے اثرات سے بچنے کے طریق پر متعدد جگہ مختلف پیرائے میں روشنی ڈالی ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے تین ایسی باتوں کا ذکر کیا ہے کہ جن پر عمل پیرا ہو کر انسان دُکھوں اور مصیبتوں اور ان کے بُرے اثرات سے بچ سکتا ہے اور اس کے بالمقابل تین ایسی باتوں کا ذکر کیا ہے کہ جنہیں اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان دکھوں اور تکلیفوں میں مبتلا اور دل شکستہ و دل برداشتہ ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جداگانہ نوعیت کی ان ہر سہ باتوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۙ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ (اللیل آیت ۶ تا ۱۱)

ترجمہ:۔ پس جس نے (خدا کی راہ میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیک بات کی تصدیق کی اسے ہم ضرور آسانی (کے مواقع) بہم پہنچائیں گے اور ایک شخص جس نے بخل سے کام لیا اور بے پرواہی کا اظہار کیا اور نیک بات کو جھٹلایا اسے ہم تکلیف (کا سامان) بہم پہنچائیں گے

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ نیک بات کی تصدیق، تقویٰ اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ تین ایسی خوبیاں ہیں کہ جن لوگوں میں یہ خوبیاں پائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ نیک بات کو جھٹلاتے ہیں، خدائی احکام کی پرواہ نہیں کرتے بلکہ غفلت میں زندگی گزارتے ہیں اور بخل سے کام لے کر اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اموال کو اس کی راہ میں خرچ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے لئے تکلیف کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو لوگ نیک بات کی تصدیق کریں گے، تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوں گے اور اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے ان پر کبھی کوئی تکلیف نہیں آئے گی یا کسی پریشانی میں وہ مبتلا نہیں ہوں گے بلکہ فرمایا یہ ہے کہ ہم ضرور انہیں آسانیاں بہم پہنچائیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مشکلات اور پریشانیاں تو متقیوں پر بھی آتی ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے ماتحت انہیں ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑتا ہے لیکن وہ ابتلاء اور آزمائشیں اس لئے نہیں آتیں کہ خدا تعالیٰ انہیں ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ انہیں صبر کی قوت عطا کر کے ان ابتلاؤں اور آزمائشوں کو ان کے لئے آسان کر دیتا ہے اور ان کے نتیجہ میں انہیں اجرِ بے حساب سے نوازتا ہے۔ اسی لئے ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دوران بھی وہ دم نقد بہشت میں ہوتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ خدا تعالیٰ کے نافرمان ہوتے ہیں اور اپنے اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے وہ مشکلات و مصائب کے وارد ہونے پر آہ و زاری شروع کر دیتے ہیں اور ان کی یہ حالت ان کے لئے کسی طرح بھی جہنم سے کم نہیں ہوتی۔ ان کا مال ان کے لئے ہلاکت کا موجب بن جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ اللیل میں جہاں یہ فرمایا کہ ایسا شخص جس نے بخل سے کام لیا اور بے پرواہی کا اظہار کیا اور نیک بات کو جھٹلایا اسے تکالیف میں مبتلا کیا جائے گا وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ وہ تکالیف اس کے لئے ہلاکت کا موجب ثابت ہوئے نہ رہیں گی۔ اسی لئے خبردار فرمایا:۔

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ؕ (اللیل آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ اور جب وہ (اپنی نافرمانی اور بخل کی وجہ سے) ہلاک ہوگا تو اس کا مال اسے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔

پس دُکھوں، مصیبتوں اور ہر قسم کی تکالیف اور ان کی ہلاکت آفرینی سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ کہ انسان حق پر مضبوطی سے قائم رہے، تقویٰ کی راہ پر گامزن ہو اور اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ کرے اور ایسا کرنے میں حصولِ رضائے الٰہی کے سوا اس کی کوئی اور غرض نہ ہو۔ اگر وہ محض لوجہ اللہ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے اپنے مال کو بے دریغ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے گا تو دوزخ کی آگ اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی اس کے قریب نہ آسکے گی اور اسے خدا تعالیٰ کی رضا اسی جہان میں میسر آجائے گی۔ اسی لئے فرمایا:۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ؕ (اللیل آیات ۱۸ تا ۲۱)

ترجمہ:۔ اور جو بڑا متقی ہوگا وہ ضرور اس (بھڑکتی ہوئی آگ) سے دُور رکھا جائے گا (ایسا متقی) جو اپنا مال (اس لئے خدا کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اس سے) تزکیہ حاصل کرے اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں ہوا جس کا بدلہ اتارنے کا اسے خیال ہو۔ ہاں مگر اپنے عالی شان رب کی خوشنودی حاصل کرنا (اس کا مقصود ہوتا ہے) اور وہ (یعنی خدا) اُس (متقی) سے ضرور راضی ہو جائے گا۔

بے پردگی فسق و فجور کی جڑ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے۔ ذرا اُن کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس آزادی اور بے پردگی سے اُن کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۳۴)

ایک اور مقام پر پردہ کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے ..... اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۴-۳۵)

(نظارت اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوموں کے تنزّل کے اسباب

(مکرم محمد الیاس صاحب منیر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۲)

بغاوتیں اور سازشیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا
وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
(انفال آیت ۴۷)

اور آپس میں اختلاف نہ کیا کرو (اگر ایسا کرو گے) تو دل چھوڑ بیٹھو گے اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی اور صبر کرو اللہ صابر دل کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ترقی اور فلاح کے لئے ایک اصول وضع فرمایا۔ یعنی آپس میں اختلاف نہ کیا کرو اور اس اختلاف کا نتیجہ اور انجام بھی بتلا دیا۔ چنانچہ جن لوگوں نے اس زرّیں اصول پر عمل کیا انہیں دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہ پہنچا سکی، لیکن جنہوں نے اسے بھول کر ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کیں، وہ بہت آسانی سے صفحۂ ہستی سے مٹا دیے گئے

دہلی کے امراء آصف الدولہ اور نجیب الدولہ کا باہمی اختلاف بغاوت کے ذریعہ دہلی کی تباہی پر منتج ہوا، سلطنت امویہ شیعان علی، خوارج، صلحائے امّت اور موالی کی باہمی تنازع اور بغاوت سے تباہ ہوئی
(تاریخ اسلام از عبدالرسول ص ۲۳۱ و ص ۲۳۷)

حضرت عیسیٰؑ سے قبل ایرانی سلطنت کا بادشاہ اخسویرس بھی جب سازش کے نتیجہ میں قتل ہو گیا تو سارے ملک میں سازشوں اور بغاوتوں کی لہر دوڑ گئی۔ آخر کار ۳۳۱ ق۔م میں اس ایرانی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔
(تاریخ اقوام عالم ص ۲۲۴)

سلطنتِ عثمانیہ کے سلطان محمد ثانی کے زمانہ میں "جاں نثاری" فوج نے جو بغاوت کی اس سے سلطنت کی بنیادیں ہل گئیں اور کچھ عرصہ بعد ختم ہو گئی۔
(تاریخ انقلابات عالم جلد ۲ ص ۲۹۸)

الغرض مسلمانوں نے مسلمانوں ہی کا خون بہانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ یہاں تک کہ امویوں نے روم کے ساتھ مل کر عباسیوں کو تباہ کرنے اور عباسیوں نے فرانس سے مل کر امویوں کو تباہ کرنے کے معاہدے کئے۔
(تفسیر کبیر سورہ بقرہ ص ۱۶۱)

پس باہمی چپقلش سے بغاوت کے جذبات کو ہوا ملتی ہے پھر بغاوت کی ایک آگ بھڑک اٹھتی ہے جس میں کسی بھی قوم کی عمارت جل کر راکھ کا ڈھیر بن جاتی ہے، جیسا کہ مندرجہ بالا امثلہ سے واضح ہے۔

جور و تشدّد

اللہ فرماتا ہے۔
وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا۔
(یونس آیت ۱۴)

اور ہم یقینی طور پر تم سے پہلے (بھی) قوموں (کے بعد قوموں) کو جب کہ انہوں نے ظلم کیا تھا ہلاک کر چکے ہیں۔

ظلم کے انجام کی داستان اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا اور یہ کہنے پر مجبور ہو گیا۔ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ
(مائدہ ۳۲)

اس کے بعد سے اب تک جس قوم یا حکومت نے کسی پر ظلم کیا وہ موردِ عذابِ الٰہی ہو گئی، حضرت صالحؑ کی ایک اونٹنی کے ساتھ ان کی قوم نے ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں خاک میں ملا دیا۔
(سورۃ الشمس)

فرعون اپنی قوم کے معصوم بیٹوں کو ذبح کرتا رہا تو ایک وقت ایسا بھی اس پر آیا کہ وہ بحر احمر میں مع اپنی ظالم قوم کے غرق کر دیا گیا (قصص آیت ۴۱)

حضرت عیسیٰؑ کو پیغامِ حق پہنچانے کی پاداش میں رومن قوم نے شدید تکالیف پہنچائیں حتّٰی کہ صلیب پر قتل کرنے کی بھی ناکام کوشش کی۔ (قرآن حکیم)

تو وہ رومن قوم جس کے رعب و جلال کی دھاک ساری دنیا پر بیٹھی ہوئی تھی دیکھتے دیکھتے آنکھوں سے اوجھل ہو گئی،
(تاریخ انقلابات عالم جلد اوّل ص ۹۹)

فرانس میں رابیس پیئر کی حکومت نے انتہائی درجہ کا ظلم و ستم عوام پر ڈھایا تو ۱۷۹۴ء میں اس کا خاتمہ ہو گیا۔
(انقلاب یورپ ص ۱۶۳)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں جن کفار نے ظلم کیا تھا وہ فتح مکہ تک کیفرِ کردار کو پہنچا دیے گئے لیکن جب آنحضورؐ کے قاصد حارث بن الازدیؓ کو ہرقل شاہِ روم کے علاقہ میں موتہ کے مقام پر ظلم سے قتل کر دیا گیا تو پہلے سریہ موتہ، پھر جنگِ تبوک اور اس کے بعد جنگوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا، اور حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں روم فتح ہو گیا اور اس طرح سے رومی ظلم کرنے کی پاداش میں تباہ و برباد ہو گئے۔
(عیسائیوں اور مسلمانوں کی کشمکش کی تاریخ ص ۴۳)

نئی نسل کی عدم تربیت

ایک شاعر نے کہا ہے
اِذَا سَيِّدٌ مِنَّا خَلَا قَامَ سَيِّدٌ
قَؤُوْلٌ لِمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُوْلُ

قومی زندگی نوجوان نسل کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے، اس لئے چاہیئے کہ نوجوان پہلے بزرگوں سے بھی بہتر ہوں، تا بزرگوں کی وفات پر نوجوان اس قابل ہوں کہ ان میں سے کوئی ایک اس عہدہ پر فائز ہو جائے۔ حضرت المصلح موعودؓ نے فرمایا:-

"زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائم مقام بن جائیں۔ جس قوم میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے وہ کبھی نہیں مرتی اور جس قوم کے اندر یہ بات پیدا نہ ہو اس کو کوئی زندہ نہیں رکھ سکتا خواہ کتنا ہی زور لگا لو وہ قوم ضرور مرے گی۔"
(مشعل راہ ص ۴۷۰)

اگر مسلمان قرآنی ارشاد وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا" پر عمل کرتے ہوئے نسلاً بعد نسلٍ تعلیم و تربیت و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھتے تو آج تباہی کا نظارہ نہ کر رہے ہوتے، اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ معاذ، معوّذ اور محمد بن قاسم جیسے کم سن مسلمانوں نے نہایت اعلیٰ تربیت کے نتیجہ میں عظیم الشان کارہائے سرانجام دیئے لیکن خلافت عباسیہ پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ متوکل علی اللہ کے بعد اگرچہ بڑے بڑے علم دوست خلفاء مسندِ حکومت پر متمکن ہوئے، مگر ان کی اس رنگ میں تربیت نہ کی گئی تھی کہ وہ حکومت کو صحیح طور پر چلا سکتے، چنانچہ وہ پے در پے ایک دوسرے کو قتل کرتے رہے اور معتصم باللہ کے زمانہ میں یہ عظیم سلطنت اپنے انجام کو پہنچ گئی۔
(ملخص از تاریخ اسلام مرتبہ عبدالرسول)

سلطنت مغلیہ کے بادشاہ اورنگ زیب کی اولاد کی صحیح تربیت نہ ہو سکی تھی جس کی وجہ سے اس کے بعد اس کے بیٹے آپس میں اُلجھ گئے اور ملک خانہ جنگی کا شکار ہو گیا، جس سے دشمن نے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک پر قبضہ کر لیا۔ آئندہ نسل میں نیک روح کے قیام کے لئے حضرت ابراہیمؑ نے دعا فرمائی تھی۔
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ
(البقرہ آیت ۱۲۹)

اور اپنی نسل کی تربیت کا فرض ادا فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے قبول کرتے ہوئے فرمایا:-
لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ۔
کہ تیری دعا کے طفیل میں تیری ذریّت کو نیک بنا دوں گا۔ مگر جو تیری ذریت میں سے اپنی آئندہ نسل کی تربیت کا فریضہ ادا نہ کریں گے اُن کے متعلق میرا یہ عہد نہیں ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

نفسیاتی سبب

حدیث نبوی ہے:-
مَنْ قَالَ هَلَكَ النَّاسُ
فَهُوَ اَهْلَكَهُمْ ۝ (مسلم)

جس نے کہا لوگ ہلاک ہو گئے، تو اسی شخص نے انہیں ہلاک کیا، انسانی فطرت نفسیاتی اثرات بہت جلد قبول کرتی ہے۔ اگر اسے کسی بات سے مایوس کر دیا جائے تو وہ اپنا کام کاج چھوڑ بیٹھتی ہے، اگر یہ معاملہ قومی سطح پر ہو تو وہ تباہ ہونے کے قریب ہو جاتی ہے۔

جب مسلمانوں کو علماء نے یہ کہا کہ اب خدا تعالیٰ نہ بولتا ہے نہ کسی سے محبت کرتا ہے، نہ الہام اور نہ دعا کا جواب دیتا ہے تو مسلمان قوم خدا سے دور ہوتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چن گیے۔ اسی طرح جب علمائے ملت نے یہ کہا کہ اب قرآن حکیم کے مزید حقائق و معارف منکشف نہیں ہو سکتے تو قرآن سے تعلق نہ رہا۔ نیز جب مسلمان رہنماؤں نے اسلامی تمدن اور سیاست کو بھی آنحضورؐ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے کی سیاست اور تمدن تک محدود کر دیا تو بے چارے مسلمان ایسے تالاب کی مچھلیاں بن کر رہ گئے جس کا پانی بہتا نہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تھی کہ کونوا مع الصادقین تا نہ کوئی غلط بات آپ سے کرے اور نہ ہی اس کا نفس پر خصوصی اثر ہو۔ اسی مضمون کی حضرت المصلح موعودؓ اس طرح تشریح فرماتے ہیں۔

"جب قوم کے لیڈروں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ھلک القوم ہماری قوم ہلاک ہو گئی، ہماری قوم میں وہ استعداد نہیں رہی کہ جس سے کام لے کر وہ خدا سے محبت کر سکے اس کے فضل کو اپنی طرف کھینچ سکے اس کی وحی اور الہام کی مورد بن سکے تو نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اس طرف سے توجہ ہٹالی اور خدا تعالیٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹانا ترک کر دیا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۲۷۸)

مسلمانوں کے علاوہ افریقن اقوام اپنی تاریخ کے آئینہ میں ایک لمبے عرصہ تک مارے احساسِ کمتری کے محکوم نظر آتی ہیں، جب تک ان میں محکومیت کی جگہ قومی ترقی کے شعور نے مقام حاصل نہ کیا مغربی اقوام کی غلام بنی رہیں، حتیٰ کہ ۱۹۵۱ء میں افریقہ کا ۹۷ فیصد مغربی اقوام کے قبضہ و دخل میں تھا۔ اور صرف ۳ فیصد آزاد تھا۔

(تاریخ انقلاباتِ عالم جلد ۲۷ صفحہ ۱۵۱)

کفرانِ نعمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ

(ابراہیم آیت ۸)

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا تھا کہ (اے لوگو!) اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو یاد رکھو میرا عذاب یقیناً سخت (ہوا کرتا) ہے ابتدائے آفرینش سے یہ طریق چلا آیا ہے کہ خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرنے کے نتیجہ میں قومیں زوال پذیر ہو جاتی رہی ہیں۔

حضرت موسیٰؑ کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے منّ اور سلویٰ عطا فرمائے۔ پھر انہیں ارضِ مقدس دینے کا وعدہ کیا مگر انہوں نے اسے ٹھکرا دیا اور کہا۔ اے موسیٰ! جا تو اور تیرا رب لڑو۔ چنانچہ وہ بیابانوں میں سرگرداں پھرتے پھرتے ختم ہو گئے۔

(مائدہ ۲۴ تا ۲۶)

مسلمانوں کو شریعت غرّا جیسی نعمت عطا ہوئی مگر انہوں نے اس پر عمل نہ کر کے کفرانِ نعمت کا ثبوت دیا مسلمانوں کو سود سے منع کیا گیا تھا مگر انہوں نے جب سود لینا شروع کر دیا تو وہ تباہ ہو گئے۔ حضرت المصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"اسلامی سلطنتیں محض اس لئے تباہ ہوئیں کہ انہوں نے سود پر قرض لیا یا دیا اور اس طرح اسلام کے احکام کی خلاف ورزی کی۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۴۰)

اموی خاندان کے بعض حکمرانوں نے موسیٰ بن نصیر، طارق بن زیاد، قتیبہ بن مسلم اور محمد بن قاسم جیسے عظیم جرنیلوں کی قدر نہ کی تو خدا تعالیٰ نے انہیں لائق اور جلیل القدر جرنیلوں سے محروم کر دیا اور اس سلطنت کے زوال کے اسباب میں سے ایک یہ بھی تھا۔

(تاریخ اسلام از عبدالرسول صفحہ ۳۳۸)

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر بہت سے انعامات فرمائے، چاہیے تو یہ تھا کہ وہ ارشادِ خداوندی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے مطابق نعم اللہ کا اظہار کرتے رہتے کہ یہ بھی ایک طریق ہے شکر گزاری کا۔ مگر انہوں نے مطلق پرواہ نہ کی چنانچہ وہ تباہ ہو گئے۔ جیسے کہ حضرت فضل عمرؓ نے بتایا ہے۔

"گذشتہ زمانہ میں مسلمان کمزور ہوئے تو اسی وجہ سے کہ اسلام کے باغ میں جو ثمرات اور پھل لگے ان پھلوں کی انہوں نے حفاظت نہ کی اور وہ گلنے سڑنے شروع ہو گئے، انہوں نے اسلام میں حاصل ہونے والی عزت پر دنیوی عزتوں کو ترجیح دینی شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی شوکت آہستہ آہستہ مٹ گئی۔"

(مشعل راہ صفحہ ۸۱۳)

سیاسی انتشار

ارشاد ربانی ہے۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران آیت ۱۰۴)

اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو آپس میں متحد رہنے کا درس دیا، یہ ایک ایسا گُر ہے کہ جس قوم نے اس کے مطابق عمل نہ کیا اس کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔

وہ مجلس جو کل سر بسر تھی چراغاں
چراغ اب کہیں ٹمٹماتا نہیں واں

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

(بقرہ ۱۴۴)

میں مرکزیت کی تعلیم دی کہ مکہ ہی تمہارا اصل مرکز ہے۔ اسی کی طرف ہمیشہ اپنی توجہ مرکوز رکھنا، لیکن مسلمانوں نے اسے چھوڑ کر دوسرے شہروں کو اہمیت دی اور سیاسی، تمدنی، علمی اور مذہبی اعتبار سے مکہ کی بجائے قاہرہ، دمشق، بغداد، اصفہان اور رے، بخارا میں منتشر ہو گئے جس سے بنیاد چھوٹی رہ گئی اور عمارت بڑی بن گئی۔ حضرت المصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

"میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے تنزل میں اس بات کا بھی بڑا دخل تھا کہ مسلمانوں میں اپنے مذہبی مرکز میں بسنے کی خواہش اتنی نہ رہی جتنی خواہش انہیں دار الحکومت میں بسنے کی تھی۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۷۱)

۱۸۲۹ء میں روسی فوج کے حملہ سے ترکی سے بلغاریہ، اور ۱۸۴۰ء میں مصر کی علیحدگی سے سلطنتِ عثمانیہ منتشر ہو گئی، باقی بچی ہوئی سلطنت ایک عرصہ تک سازشوں اور بغاوتوں کا مقابلہ کرتی رہی، مگر ۱۸۷۷ء میں اسے قسطنطنیہ اور تھریس تک محدود کر کے ختم ہی کر دیا گیا۔

(تاریخ اقوام عالم صفحہ ۶۳۹)

سلطنتِ مغلیہ کے عظیم المرتبت بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی آنکھیں بند ہوتے ہی ساری سلطنت مختلف حصوں میں بٹ گئی جس کے بعد بہت جلد زوال پذیر ہو گئی۔

(مطالعہ پاکستان)

سلطنت عباسیہ آٹھویں صدی عیسوی میں پندرہ سے زائد خود مختار حکومتوں میں بکھر گئی تو دشمن نے اسے بآسانی تسخیر کر لیا۔ صلاح الدین ایوبی کی وفات پر اس کی سلطنت تین حصوں (دمشق، قاہرہ، حلب) میں تقسیم ہو گئی، لیکن اس کے بھائی عادل نے اسے متحد کر لیا مگر اس کی وفات کے بعد یہ سلطنت ایک مرتبہ پھر منتشر ہو گئی، اور ۱۲۶۰ء میں رُو بہ زوال ہو گئی۔ اسی طرح جنگِ آزادی کے وقت ہندوستان کے مختلف طبقات اپنے اپنے گھر بیٹھے مقابلہ کرتے رہے چنانچہ اس انتشار کا خمیازہ انہیں زوالِ سلطنت کی صورت میں بھگتنا پڑا۔

(باقی)

دعائے مغفرت

میرے چچا خسر مکرم محمد عنایت صاحب بٹ محلہ دار الیمن غربی ربوہ ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۳ مارچ کو مانانوالہ چک ر ب ۲۰۳ میں وفات پا گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جنازہ اسی روز ربوہ لے جایا گیا اور ۱۴ مارچ کو عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(سعید احمد بٹ صدر جماعت احمدیہ مانانوالہ ضلع فیصل آباد)

احباب توجہ فرمائیں

خاکسار کو جامعہ احمدیہ کی طرف سے "سیرت حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جٹ"، صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام قلم بند کرنے کا ارشاد ہوا ہے۔ سو میں ان دنوں آپ کی سیرت و سوانح پر مقالہ تحریر کر رہا ہوں جو احباب آپ سے متعلق کچھ واقفیت رکھتے ہوں براہ مہربانی مجھے اس سے آگاہ فرمائیں۔

(چوہدری مسعود احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

میری خالہ جان زوجہ مکرم عبد المجید نیاز (حافظ آباد کی ہمشیرہ بھی ہیں) بوجہ فالج چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ علاج معالجہ کے نتیجہ میں کچھ افاقہ ہے لیکن ابھی ایک ٹانگ پوری طرح کام نہیں کرتی جس کی بہت تشویش ہے احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے (نصیر احمد تنویر مساجد ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع بہاولنگر میں مجلس خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاسیں

مجالس خدام الاحمدیہ چک ۱۱۱/ا-آر، ۱۶۶ مراد ۱۰۲/ر اور چک ۱۲/ا-آر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل تین مقامات پر بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب تربیتی کلاسیں منعقد ہوئیں۔

(۱) مورخہ ۲۵/۲۶ جنوری ۱۹۸۰ء بمقام چک ۱۸۴/۷-آر (۲) مورخہ ۸ فروری بمقام چک ۱۸۵/۷-آر اور (۳) مورخہ ۱۵ فروری بمقام چک ۱۶۹/۷-آر ان میں سے ہر کلاس جمعہ کے روز ہوئی۔ جمعہ کے خطبات اور کلاسوں کے افتتاحی و اختتامی خطاب مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب خادم قائد ضلع بہاولنگر کرتے رہے جو بہت مؤثر و مفید ہوئے۔ ان کلاسوں میں تلاوت قرآنِ کریم، درثمین و کلام محمود کی نظموں، خدام الاحمدیہ کے عہد کے علاوہ ہستی باری تعالیٰ، سیرت و شان حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم، خلافت کی برکات، قرآن کریم کی تلاوت و تعلیم کے فضائل، نماز باجماعت کی اہمیت، خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں، اسلام کی عالمگیر تبلیغ اور جماعت احمدیہ وغیرہ مواضیع پر مکرم بشارت احمد صاحب چیمہ مکرم مبارک احمد صاحب چیمہ معتمد ضلع خاکسار ناصر احمد چیمہ اور مکرم نذیر احمد صاحب خادم قائد ضلع نے تقاریر کیں۔ خدام و اطفال کے حفظِ قرآن، دینی معلومات، حفظِ احادیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے بھی کروائے گئے۔ ہر کلاس دعا پر بخیر و خوبی ختم ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کلاسوں سے خدام و اطفال میں بیداری کی ایک لہر دوڑ گئی۔ انصار بزرگ بھی کلاسوں میں شامل ہو کر حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

(ناصر احمد چیمہ ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر)

اعلانات دارالقضاء

مکرم جاوید اقبال چغتائی صاحب ۱۴۰ سیکٹر ۶/۱-G اسلام آباد نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم فیروزالدین چغتائی صاحب وفات پا گئے ہیں، قطعہ ۱۷/۱۶ واقع دارالیمن ربوہ میں سے نصف مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ اسی طرح امانت صدر انجمن احمدیہ ۵۸۵۱/۲۹۴ میں مبلغ ۱۱۰۸/۵۴ روپے جمع ہیں۔ مرحوم کے میرے علاوہ درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے اور رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) غلام مصطفیٰ چغتائی صاحب۔ (۲) محمد اشرف چغتائی صاحب، (۳) گلزار احمد چغتائی صاحب (۴) زبیدہ بیگم صاحبہ (۵) رضیہ بیگم صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۷/۱۶ میں سے نصف جو والد صاحب مرحوم کے نام ہے میرے نام منتقل کئے جانے اور رقم مبلغ ۱۱۰۸/۵۴ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ والد صاحب مرحوم موصی تھے جنکا وصیت نمبر ۱۱۶۳۵ ہے۔ اگر کسی وارث، وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اظہارِ تشکر و درخواستِ دعا

مجھے گذشتہ نومبر میں کوئٹہ میں ہارٹ اٹیک ہوا تھا میرے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے معجزانہ طور پر صحت عطا فرمائی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ اسکے لئے حضور پرنور اور احباب جماعت کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ابھی کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ آئندہ بھی مجھے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کلی صحت عطا فرمائے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت بجا لانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشتا رہے۔ آمین۔

(الحاج حکیم ظفر احمد سنوری، نہال سنگھ سٹریٹ، گوالمنڈی، ہاؤس نمبر ۲۹/۲۶ کوئٹہ۔ حال ربوہ)

قراردادِ تعزیت

قائدین اضلاع و علاقہ خدام الاحمدیہ پاکستان کا یہ ہنگامی اجلاس مکرم و محترم ظاہر احمد خان صاحب قائد ضلع لاہور مکرم و محترم جواد رشید صاحب ایڈووکیٹ نائب قائد ضلع لاہور اور مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب ناظم اطفال ضلع لاہور کی اچانک وفاتِ حسرت آیات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

تینوں نوجوان ایک نیک مقصد کے لئے روانہ ہوئے لیکن اس کی تکمیل سے قبل اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

تینوں نوجوان احمدیت کے سچے خادم اور سلسلہ احمدیہ سے محبت رکھنے والے تھے۔ خدمت سلسلہ کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے۔ جب مرکز سے کوئی آواز بلند ہوتی اس پر لبیک کہنے والوں میں یہ سابقون میں سے ہوتے قیادت ضلع لاہور کو ان تینوں کی وفات حسرت آیات سے جو نقصان ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تلافی فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے خدام لاہور میں پیدا ہوتے رہیں۔

ہم مرحومین کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے خود ان کا حامی و ناصر ہو۔

قائدین اضلاع و علاقہ خدام الاحمدیہ پاکستان

(مرسلہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعانت الفضل

مکرم چوہدری مختار احمد نیشنل بنک آف پاکستان ریگل برانچ لاہور نے مکرم جواد رشید احمد خان صاحب ایم اے ایل ایل بی ڈی ایل ایل ایڈووکیٹ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے جو چند دن پہلے لاہور سے ربوہ آتے ہوئے کار کے حادثہ میں شہید ہو گئے ہیں۔ چار مستحقین کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے یکصد روپے ادا کیا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں شامل کرے آمین ثم آمین۔

اسی طرح مکرم ملک عبدالرب دارالرحمت غربی نے دو احباب کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ۵۰/= اور مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب نے دو احباب کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ۵۰/= مکرم پروفیسر منیر احمد صاحب منہاس نے چار مستحقین کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ۱۰۰/= ادا کیا ہے۔ احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں اور اموال میں ترقی دے آمین ثم آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

مثالی وقار عمل

۷ مارچ کو مجلس خدام الاحمدیہ بدوملہی کے زیر اہتمام ایک مثالی وقار عمل منایا گیا جس میں سڑک پر ۱۴۰ فٹ لمبی سولہ فٹ چوڑی اور تقریباً تین فٹ گہری جگہ کو چھ ٹریکٹر ٹرالیوں کی مدد سے بنصف میل اور ڈیڑھ میل سے مٹی ریتی، بجری اور پتھر لاکر ہموار کیا۔ سڑک کا یہ حصہ سیلاب کے پانی اور نالوں کے پانی کے گذرتے رہنے کی وجہ سے بالکل ناکارہ ہو چکا تھا۔ بدوملہی داخل ہونے میں لوگوں اور ٹریفک کو بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ خدام اطفال اور انصار نے صبح سات بجے سے ڈیڑھ بجے تک مسلسل وقار عمل کر کے اس کام کو بڑی جانفشانی اور خوش اسلوبی سے نبھایا۔ آخر میں پھل تقسیم کیا گیا اور دعا کے ساتھ وقار عمل اختتام پذیر ہوا۔ احباب جماعت کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام کو باعث رحمت بنائے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ بدوملہی)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے۔ تو فرشتے تمہیں تعلیم دینگے" (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجارت پیشہ احباب اور فریضہ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے۔ اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے۔ اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار یتامیٰ و مساکین کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

پس تاجر اصحاب اپنے اموال کا محاسبہ کریں اور ان پر جتنی زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ و بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال میں سے مساکین و یتامیٰ کا حصہ نہیں نکالتے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مخلص مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

زعماء انصار اللہ سے ضروری گزارش

سال رواں کا تیسرا ماہ گزر رہا ہے۔ مگر ابھی تک متعدد مجالس کی طرف سے سال رواں کے بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں موصول نہیں ہوئے۔ زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ جلد سے جلد بجٹ تشخیص کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ارشاد

الفضل کی باقاعدہ خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"الفضل کی طرف ہر سال ہی توجہ دلائی جاتی ہے۔ الفضل دراصل ہے تو روزنامہ مگر یہ خبر نامہ نہیں ہے اس میں روزانہ کی عام خبریں نہیں ہوتیں۔ اگر یہ روزانہ کی عام خبریں دے بھی تو وہ خریداروں تک پہنچتے پہنچتے پرانی ہو جائیں گی۔ ہاں یہ جماعت کی کچھ خبریں دیتا ہے ... احباب کو بہر حال الفضل کی باقاعدہ خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے"

(الفضل ۱۴ فروری ۱۹۷۰ء)

وولٹیج ریگولیٹرز سٹیبلائزرز

برائے

ایئر کنڈیشنرز - ڈیپ فریزرز - فوٹو سٹیٹ مشین - وی ٹی وی

مینوفیکچررز و امپورٹرز - الیکٹرونک کنسرن

۴۷ ہال روڈ لاہور

فون نمبر:- ۵۶۶۸۵

مکرم علی انور صاحب اٹرو امیر جماعت لاڑکانہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مکرم علی انور صاحب اٹرو امیر جماعت لاڑکانہ ایک طویل بیماری کے بعد ۵۳ سال کی عمر میں مورخہ ۷ مارچ care home ہارٹ کلنک کراچی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کی نعش بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ لائی گئی۔ جہاں مورخہ ۸/۳ بروز ہفتہ ساڑھے نو بجے صبح احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے نماز جنازہ کے بعد ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ اور قبر تیار ہونے کے بعد مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے دعا فرمائی۔ آپ مکرم بشارت بشیر صاحب نائب وکیل التبشیر کے ہم زلف تھے۔ آپ کی وفات کی خبر سنکر ان کے عزیز و اقارب اور بہت سے تعلق دار۔ کراچی۔ نوابشاہ جہلم۔ سیالکوٹ۔ منڈی بہاؤ الدین۔ لاہور فیصل آباد سے ایک سو سے زائد کی تعداد میں ۱۶/۰ پرسی اور جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

مرحوم نیک اور عمدہ صفات کے مالک تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور نماز تہجد کے عادی تھے۔ کم گو اور طبیعت میں انکساری اور عاجزی تھی۔ سلسلہ کے کاموں اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ خلافت سے وابستگی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت و عقیدت رکھتے تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند کرے اور انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

۱۔ مقابلہ مضمون نویسی

۲۔ مطالعہ کتب اور ۳۔ امتحان برائے لجنات

۱۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شعبہ تعلیم کے زیر انتظام امسال ایک انعامی مقابلہ مضمون نویسی کا اجراء کر رہی ہے تمام شہری لجنات اس کی طرف خاص توجہ دیں۔

عنوان:- "اسلام انسان کی جسمانی اور روحانی صحت کا ضامن ہے"

حجم:- پانچ تا سات ہزار الفاظ۔ نقد انعامات اوّل۔ دوم اور سوم بالترتیب -/۳۰۰، -/۲۰۰ اور -/۱۰۰ روپے۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ہے۔

۲۔ مارچ، اپریل کے مطالعہ کے لئے راز حقیقت یا لیکچر سیالکوٹ مقرر ہیں جملہ ممبرات لجنہ ان دونوں کتب میں سے جو بھی دستیاب ہو اس کا مطالعہ کریں۔

۳۔ ۶ جون سالانہ مرکزی امتحانات کی تاریخ ہے یاد رکھیں اور تیاری کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نکسیر کیور

EPISTAXIS CURE

کیپسول نمبر ۱ ۲۰۰ پوٹینسی	۵۰-۱
کیپسول نمبر ۲ ۱۰۰۰ "	۰۰-۳
کیپسول نمبر ۳ ۱۰ ہزار "	۵۰-۴
کیپسول نمبر ۴ ایک لاکھ "	۰۰-۶
	۰۰-۱۵
ڈاک خرچ پیکنگ	۰۰-۵

ایک سو گیارہ کیورز (CURES) کا مفصل لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ

بلال اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فون دفتر ۵۰۸

فون رہائش ۴۰۵